

طاقِ نسیاں کہہ کر محض تشبیہ اور حسنِ بیان
ہی کے کمالات نہیں دکھائے، بلکہ
اجزائے اعمال کے متعلق اپنا فلسفہ
بھی پیش کر دیا ہے۔ وہ یہ حقیقت
واضح کرنا چاہتا ہے کہ ہم بخود اور
خدا مست اپنے اعمال کی جزا کے لیے
بہشت کے خواہاں نہیں، ہم تو بہشت
کی یاد ہی دل سے نکال چکے ہیں، اور
اسے گلدستہ طاقِ نسیاں بنا چکے ہیں
ہمارے پیش نظر صرف خدا کی رضا اور
اس کے حکموں کی تعمیل ہے چنانچہ
وہ دوسری جگہ کہتے ہیں۔

طاعت میں تار ہے نہ مے وانگیں کی لاگ

دورخ میں ڈال دو کوئی لے کر بہشت کو

۲۔ لغات۔ مرجان : مونگا۔ سمندر میں خاص قسم کے کیڑے لعابِ دہن

سے اپنے لیے گھر بناتے ہیں، جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ گھر وسیع
چٹانوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، جو شاخ در شاخ دور دور تک پھیل جاتی ہیں۔
پرانے زمانے کے لوگ مونگے کو جمادات و نباتات میں ایک اتصالی کڑی سمجھتے تھے
یعنی مونگے میں جمادات نے پہلے پہل نباتات کی شکل اختیار کی، چنانچہ وہ جمادات
سے بھی ملتا ہے، کیونکہ پتھر ہوتا ہے اور اس میں نباتات کی بھی خاصیت ہے، کیونکہ
بڑھتا اور پھیلتا ہے۔

شرح :- محبوب کی پلکوں نے سوئی بن کر دل میں کاوشوں کا ایک ایسا ہنگامہ
بپا کر دیا کہ ہر قطرہ خون کو چھید ڈالا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے جسم کا ایک ایک قطرہ خون